© rasailojaraid.com

بیادِ امیرِ شریعت

وہ شخص جو حدیقۂ دیں کی بہار تھا

وہ شخص جو حدیقۂ دیں کی بہار تھا
اللہ کی عطا تھا، شریعت مدار تھا
شعلہ بھی تھا، شعاع تھا، برق و شرار تھا
مانند شیرِ نر تھا، فرنگی شکار تھا

ابلیسیوں پہ اس کے تریڑے شہاب وار
یوں پڑ رہے تھے جیسے بتوں پر خدا کی مار

جو مٹ کے بھی کبھی نہ مٹے وہ نشان تھا
جو کٹ کے بھی کبھی نہ رکے وہ زبان تھا
ابنائے دیں کے حق میں رِدائے امان تھا
اعدائے دیں کے حق میں کڑکتی کمان تھا

دشمن مچان پر تھے مگر ہانپتے ہوئے
اپنے لہو سے اپنے تبر ڈھانپتے ہوئے

وہ شخص تھا سپہرِ خطابت کا آفتاب
مٹھی میں جس کی موم صفت، شیخ ہوں کہ شاب
لفظوں کا بادشاہ، تراکیب کا شباب
لہجے میں رس، بیاں میں قیامت کا اِلتہاب

اس کے سخن میں شعلہ و شبنم تھے یوں بہم
"کالطیر فی الحدیقۃ واللیث فی الاجم"

وہ طنطنہ کہ ارض و سما بولنے لگیں!
بے جاں پرند لفظوں کے پر تولنے لگیں
جب حرف و صوت اپنے صدف کھولنے لگیں
پھر لب، کہ بے تکان گہر رولنے لگیں

تکرارِ لفظ وہ کہ بیاں کو خبر نہ ہو
گویا وہ تیغ جس کی میاں کو خبر نہ ہو

تو کیا گیا مزاجِ حکومت بگڑ گیا
تو کیا گیا کہ نخلِ شجاعت اکھڑ گیا
یوں لگ رہا ہے، قحط سا جذبوں کا پڑ گیا
تو کیا اٹھا کہ کوچِ خطابت اجڑ گیا

یہ وضع دفن ہو گئی ہمرہ جناب کے
"اک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے"

پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی (لاہور)

© rasailojaraid.com